رمضان کی بہاریں

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمْناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

درود پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا شیخ اَحمد بن مَنْصُور عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر جب فَوت ہوئے تو اہلِ شِیراز میں سے کِسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شِیراز کی جامِع مَسجِد کی مِحراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلّہ (جنّتی لباس) زَیبِ تَن کیا ہوا ہے اور سر پر مَوتیوں والا تاج سَجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے حال دریافت کیا تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشا، کرم فرمایا اور تاج پہنا کر جنّت میں داخِل کیا۔“ پوچھا: کِس سبب سے؟ فرمایا: ”میں تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کثرت سے دُرُوْدِ پاک پڑھا کرتا تھا یِہی عمل کام آگیا۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔ (القولُ البَدِیع ص ۲۵۴)

قبر میں خوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غار درود
بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مِرا شِعار دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

www.dawateislami.net

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

[2] ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمیّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رمضان کی پہلی رات

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ، مایہ ناز و تصنیفِ لطیف "فیضانِ سُنّت جلد اوّل" کے باب "**فیضانِ رمضان**" میں ہے،

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ اِبْنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے مَروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جب رَمَضان شریف کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مَثِیْرہ (مَ۔ثِی۔رہ) نامی ہَوا چلتی ہے جو جنّت کے درختوں کے پتّوں کو ہِلاتی ہے۔ اِس ہَوا کے چلنے سے ایسی دِلکش آواز بُلند ہوتی ہے کہ اِس سے بہتر آواز آج تک کسی نے نہیں سُنی۔ اِس آواز کو سُن کر بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں ظاہِر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنَّت کے بُلند محلّوں پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: "ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟" پھر وہ حُوریں دارُوغۂ جنّت (حضرت) رِضوان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے پوچھتی ہیں: "آج یہ کیسی رات ہے؟" (حضرت) رِضوان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) جواباً تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْك) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: "یہ ماہِ رَمَضان کی پہلی رات ہے، جنَّت کے دروازے اُمّتِ مُحمّدیہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔"

(الترغیب والترھیب ج ۲، ص ۶۰، حدیث: ۲۳) (فیضان سنت، ص ۸۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ روزہ داروں پر کس درجہ

www.dawateislami.net

مہربان ہے کہ ماہِ رَمَضان میں ان کے لئے جنّت کے دروازوں کو کھول دیتا ہے اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے بھی کیا کہنے کہ اس کے اِستقبال کیلئے سارا سال جنّت کو سجایا جاتا ہے۔ چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قَلْب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک جنّت اِبتِدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضانُ الْمُبارَک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا رَمَضان شریف کے پہلے دِن جَنّت کے دَرَختوں کے نیچے سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہَوا چلتی ہے اور وہ عَرض کرتی ہیں: ’’اے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔‘‘ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۱۲ حدیث ۳۶۳۳) (فیضانِ سنت، ص ۸۶۴)

مرحبا! بہت ہی جلد رَمَضانُ الْمُبارَک کا خوبصورت مہینہ اپنے دامن میں رحمتوں اور مغفِرتوں کے خزینے لئے ہوئے ہمارے درمیان جلْوَہ گر ہونے والا ہے۔ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی عظمت اور فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جیسے ہی یہ مُقدّس اور مُبارَک ماہ اپنی رحمتوں کے ساتھ سایہ فِگن ہوتا تو ہمارے پیارے آقا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس کی آمد پر مُبارک باد دیتے اور خوشخبری سُناتے۔ چنانچہ

رمضان کی مبارک باد

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو خُوش خبری سُناتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے کہ تمہارے پاس رَمَضان کا مہینہ آیا ہے جو نہایت بابرکت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر اس کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اس میں جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں نیز شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی

www.dawateislami.net

خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (مسند امام احمد، مسند ابی هريرة، ۳۳۱/۳، حدیث: ۹۰۰۱)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ ماہِ رَمَضان میں حِسّی (یعنی محسوس ہونے والی) بَرَکتیں بھی ہیں اور غیبی برکتیں بھی، اس لیے اس مہینہ کا نام ماہِ مُبارک بھی ہے، رَمَضان میں قدرتی طور پر مومنوں کے رزق میں بَرَکت ہوتی ہے اور ہر نیکی کا ثواب سَتّر (70) گُنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہِ رَمَضان کی آمد پر خوش ہونا ایک دوسرے کو مُبارک باد دینا سنّت ہے اور جس کی آمد پر خوشی ہونا چاہیے، اس کے جانے پر غم بھی ہونا چاہیے۔ اسی لیے اکثر مسلمان جُمُعَۃُ الْوَدَاع کو مَغْمُوم اور چَشْم پُرنَم ہوتے ہیں اور خُطَبَاء اس دن میں کچھ وَدَاعِیَہ کَلِمات کہتے ہیں تاکہ مسلمان باقی گھڑیوں کو غنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱۳۷/۳ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے مدنی ماحول میں بھی رحمتوں اور مغفرتوں بھرے اس مہینے کی آمد پر خوب خوشی کا سَماں ہوتا ہے اور اس کا بھرپور استقبال کیا جاتا ہے نیز جب یہ مہینہ رُخصت ہوتا ہے تو اشکبار آنکھوں سے اِسے ”اَلْوَدَاع“ کیا جاتا ہے۔ شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی آمد پر خوشی اور مَسَرَّت کا اظہار کرنے، ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی اس عظیم نعمت پر اظہارِ شُکر کرنے اور اس ماہِ غُفران کی عظمت واَہَمِّیَّت اُجاگر کرنے کے لئے یہ خوبصورت اور پیارا کلام لکھا:

مرحبا صد مرحبا!

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمَضان ہے — کِھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

ہم گُناہگاروں پہ یہ کتنا بڑا احسان ہے — یا خُدا تُونے عطا پھر کردیا رَمَضان ہے

تجھ پہ صَدْقے جاؤں رَمَضاں تُو عَظِیمُ الشان ہے
کہ خدا نے تجھ میں ہی نازِل کیا قرآن ہے

اَبرِ رَحمت چھا گیا ہے اور سَماں ہے نُور نُور
فَضْلِ ربّ سے مَغْفِرت کا ہوگیا سامان ہے

ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں بَرَکتیں
ماہِ رَمَضاں رَحمتوں اور بَرَکتوں کی کان ہے

آگیا رَمَضاں عبادت پر کَمَر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد کہ دِن تیس کا مہمان ہے

عاصیوں کی مغفرت کا لے کر آیا ہے پیام
جُھوم جاؤ مُجْرِمو رَمَضاں مَہِ غُفران ہے

بھائیو کرلو گُناہوں سے سبھی توبہ کہ اب
پڑگئے دوزخ پہ تالے قید میں شَیطان ہے

خوش دِلی سے سُنّتیں اپنائے جاؤ بھائیو
خُلد کے دَر کُھل گئے ہیں داخِلہ آسان ہے

مَسْجِدیں آباد ہیں زورِ گُنہ کم ہوگیا
ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک کا یہ سب فیضان ہے

روزہ دارو جُھوم جاؤ کیونکہ دِیدارِ خدا
خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

یا الٰہی تُو مدینے میں کبھی رَمَضاں دکھا
مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر شب ساٹھ (60) ہزار کی بخشش

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ ذِیشان، مکّی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ”رَمَضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُبْحِ صادِق تک ایک مُنادِی یہ نِدا کرتا ہے ”اے اچھّائی مانگنے والے! مکمَّل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خُوش ہو جا۔ اور اے شریر! شَر سے باز آجا اور عِبْرت حاصِل کر۔ ہے کوئی مغفِرت کا طالِب! کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے۔ ہے کوئی تَوبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قَبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعا مانگنے

والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضَانُ الْمُبارَک کی ہر شب میں اِفطار کے وَقت ساٹھ ہزار (60,000) گُناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرمادیتا ہے۔ اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گُناہگاروں کی بَخشِش کی جاتی ہے۔" (اَلدُّرالمَنثُور ج ۱ ص ۱۴۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضان کی ساعتیں کتنی بابرکت ہیں کہ ہر لمحہ بندوں میں رحمت و مغفرتِ اِلٰہی تقسیم ہورہی ہے۔ یہ وہ ماہِ مُقدّس ہے جس کے دن روزوں میں اور راتیں تلاوتِ کلامِ پاک میں صَرف ہوتی ہیں اور یہی دونوں چیزیں یعنی روزہ اور قُرآن روزِ مَحشَر مُسلمان کیلئے شَفاعَت کا سامان بھی فراہم کریں گے۔ چُنانچِہ،

روزہ و قرآن شفاعت کریں گے

رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: روزہ اور قُرآن بندے کیلئے قِیامت کے دن شَفَاعَت کریں گے۔ روزہ عَرض کریگا: اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ ! میں نے کھانے اور خواہِشوں سے دن میں اِسے روک دیا، میری شَفاعَت اِس کے حَقّ میں قَبول فرما۔ قُرآن کہے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعَت اِس کے لئے قَبول کر۔ پس دونوں کی شَفاعَتیں قبول ہوں گی۔ (مُسند امام احمد ج ۲ ص ۵۸۶ حدیث ۶۶۳۷)

بخشش کا بہانہ

اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: "اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُمَّتِ مُحَمَّدِی صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر عذاب کرنا مَقْصُود ہوتا تو ان کو رَمَضان اور سُورۂ "قُلْ ھُوَاللہُ" شریف ہرگز عنایت نہ فرماتا۔" (نُزهَةُ المجالِس ج ۱ ص ۲۱۶) (فیضان سنت، ص ۸۷۴)

ڈر تھا کہ عِصیاں کی سَزا اب ہوگی یا روزِ جَزا

www.dawateislami.net

دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عبادت پر کمر بستہ ہو جاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بالخصوص ماہِ رَمَضان میں ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُوب خُوب عِبادت کرنی چاہئے اور ہر وہ کام کرنا چاہئے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا ہو۔ اگر اِس پاکیزہ مہینے میں بھی کوئی اپنی بخشش نہ کرواسکا تو پھر کب کروائے گا؟ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عِبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ مگن ہو جایا کرتے تھے۔ چُنانچہ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: ''جب ماہِ رَمَضان آتا تو میرے سر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت کیلئے کمربَستہ ہو جاتے اور سارا مہینہ اپنے بِسترِ مُنَوَّر پر تشریف نہ لاتے۔'' (اَلدُّرُّ الْمَنْثُور ج ۱ ص ۴۴۹) (فیضان سنت، ص ۸۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ پورا ماہِ رَمَضان اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور اُس کی عبادت میں صَرف کر دیں۔ یقیناً جسے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل ہو جائے دنیا و آخرت میں اس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے اور ماہِ رَمَضان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بڑی شان و عظمت والا مہینہ ہے اس کی بے شُمار خُصُوصِیّات ہیں جن میں سے ایک خُصُوصِیَّت یہ بھی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِسی ماہِ مبارک میں قُرآنِ پاک نازِل فرمایا۔ چُنانچہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 185 میں خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا نُزولِ قُرآن اور ماہِ رَمَضان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ترجَمۂ کنز الایمان: رَمَضان کا مہینہ، جس میں قُرآن اُترا،

www.dawateislami.net

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۵)

لوگوں کے لئے ہِدایت اور رہنُمائی اور فیصلہ کی رُوشن باتیں، تو تُم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضَرور اِس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سَفر میں ہو، تو اُتنے روزے اور دِنوں میں۔ اللہ تُم پر آسانی چاہتا ہے اور تُم پر دُشواری نہیں چاہتا اور اِس لئے کہ تم گِنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اِس پر کہ اُس نے تمہیں ہِدایت کی اور کہیں تم حق گُزار ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مُقدَّسہ کے اندر اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ماہِ رَمَضان میں روزے رکھنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ یاد رہے کہ توحید و رِسالت کا اِقْرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نمازِ فَرض قرار دی گئی ہے، اسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان (مَرد و عورت) عاقِل و بالغ پر فَرض ہیں۔ دُرِّمُختار میں ہے: روزے دس (10) شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۲؁ھ کو فرض ہوئے۔ (دُرِّمُختار مع رَدُّالْمُحتار ج۳ ص ۳۳۰)

رزہ فرض ہونے کی وجہ

اِسلام میں اکثر اَعمال کسی نہ کسی رُوح پَرْوَر واقِعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مُقرَّر کئے گئے ہیں۔ مثلاً صَفا اور مَروَہ کے درمیان حاجیوں کی سَعْی حضرتِ سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی یادگار ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے لَختِ جگر حضرتِ سَیِّدُنا اِسماعیل ذَبِیْحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کیلئے پانی تلاش کرنے کیلئے اِن دونوں پہاڑوں کے درمیان سات بار چلی اور دَوڑی تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حضرت سَیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی یہ اَدا پسند آگئی، لہٰذا اِسی سُنّتِ ہاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے باقی رکھتے ہوئے حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے لئے صَفا و مَروہ کی سَعْی کو واجب کر دیا۔ اِسی طرح ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں سے کچھ دن ہمارے پیارے سرکار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غارِ

حِرا میں گُزارے تھے۔ اِس دَوران آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دن کو کھانے سے پرہیز کرتے اور رات کو ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں مشغُول رہتے تھے۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن دِنوں کی یاد تازہ کرنے کیلئے روزے فَرض کئے تاکہ اُس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت قائم رہے۔ (فیضانِ سُنّت، ص ۹۳۵)

رزہ دار کا ایمان کتنا پختہ ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سَخت گرمی ہے، پیاس سے حلْق سُوکھ رہا ہے، ہَونٹ خُشک ہورہے ہیں، پانی موجود ہے مگر روزہ دار اُس کی طرف دیکھتا تک نہیں، کھانا موجود ہے۔ بُھوک کی شِدّت سے حالت دِگر گُوں ہے، مگر وہ کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھاتا۔ آپ اندازہ فرمائیے، اِس شخص کا خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ پر کتنا پُختہ ایمان ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اِس کی حَرَکت ساری دُنیا سے تو چُھپ سکتی ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پَوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِس کا یہ یَقینِ کامِل روزے کا عملی نتیجہ ہے۔ کیونکہ دُوسری عِبادتیں کِسی نہ کِسی ظاہِری حَرَکت سے ادا کی جاتی ہیں مگر روزے کا تَعلُّق باطِن سے ہے۔ اِس کا حال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی نہیں جانتا، اگر وہ چُھپ کر کھاپی لے تب بھی لوگ تو یِہی سمجھتے رہیں گے کہ یہ روزہ دار ہے۔ مگر وہ محض خَوفِ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث کھانے پینے سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص ۹۳۷) یہی وجہ ہے کہ روزہ داروں کو ڈھیروں انعامات اور اجرو ثواب سے نوازا جائے گا، آیئے روزے کے فضائل پر چند روایات سنتے ہیں۔

سابقہ گناہوں کا کفارہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوسَعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ”جس نے رَمَضان کا روزہ رکھا اور اُس کی حُدُود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے، اُس سے بچا تو جو (کچھ گناہ) پہلے کرچکا ہے اُس کا کَفّارہ ہو گیا۔“

www.dawateislami.net

(الاحسان بترتیب صحیح ابنِ حبّان ج ۵ ص ۱۸۳ حدیث ۳۴۲۴)

روزہ کی جزاء

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں : ’’آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس(10) سے سات سو(700) گُنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جزا میں خود دُوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مزید ارشاد ہے: بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صِرف میری وَجہ سے تَرک کرتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو(2) خوشیاں ہیں۔ ایک اِفطار کے وَقت اور ایک اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے وَقت۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مُشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔‘‘ (صحیح مسلِم ص ۵۸۰ حدیث ۱۱۵۱)

مزید ارشاد ہے: روزہ سِپَر (یعنی ڈھال) ہے اور جب کسی کے روزہ کا دِن ہو تو نہ بے ہُودہ بکے اور نہ ہی چیخے۔ پھر اگر کوئی اور شخص اِس سے گالم گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو، تو کہہ دے، میں روزہ دار ہوں۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۴ حدیث ۱۸۹۴)

روزہ کا خصوصی اِنعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارکہ میں روزہ کی کئی خُصُوصِیّات ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ کتنی پیاری بِشارت ہے اُس روزہ دار کے لئے جس نے اِس طرح روزہ رکھا جس طرح روزہ رکھنے کا حق ہے۔ یعنی کھانے پینے اور جِماع سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعْضاء کو بھی گُناہوں سے باز رکھا تو وہ روزہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکرم سے اُس کیلئے تمام پچھلے گُناہوں کا کَفّارہ ہو گیا اور حدیثِ مُبارَک کا یہ فرمانِ عالیشان تَو خاص طور پر قابِلِ تَوَجُّہ ہے جیسا کہ سرکارِ نامدار، بِاِذنِ پَروردگار، دوعالَم کے مالِک

www.dawateislami.net

ومختار، شَہنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ خوشگوار سُناتے ہیں "فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ"۔ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود ہی دُوں گا۔ حدیثِ قُدسی کے اِس ارشادِ پاک کو بَعض مُحَدِّثِین کِرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے "اَنَا اُجْزٰی بِہٖ" بھی پڑھا ہے، جیسا کہ تفسیرِ نعیمی وغیرہ میں ہے تو پھر معنٰی یہ ہوں گے، "روزہ کی جَزا میں خُود ہی ہوں۔" سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یعنی روزہ رکھ کر روزہ دار بَذاتِ خود اللہ تَبارَکَ وَ تَعالٰی ہی کو پالیتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ص۹۴۵ تا ۹۴۷)

سونا بھی عبادت ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مدینے کے تاجور، دلبروں کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُنَوَّر ہے: "روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا اور اسکی دعاء قبول اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص۴۱۵ حدیث۳۹۳۸) سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کس قدر بَختوَر ہے کہ اُس کا سونا بندگی، خاموشی تسبیحِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ، دعائیں اور اعمالِ حَسَنہ مقبولِ بارگاہِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ ہیں۔

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہماری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَعضاء کا تسبیح کرنا

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میرے سر تاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جو بندہ روزہ کی حالت میں صُبح کرتا ہے، اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اَعْضاء تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رہنے والے (فِرِشتے) اسکے لئے سورج ڈوبنے تک مغفِرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو (2) رکعتیں

www.dawateislami.net

پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کے لئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِعِین (یعنی بڑی آنکھوں والی حوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو اس کو ہمارے پاس بھیج دے، ہم اس کے دِیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق ہیں اور اگر وہ لَآاِلٰہَ اِلَّااللہُ یا سُبْحٰنَ اللہِ یا اللہُ اَکْبَر پڑھتا ہے تو ستّر ہزار (70,000) فِرِشتے اُس کا ثواب سورج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔" (شُعَبُ الایمان ج۳ص۲۹۹ حدیث ۳۵۹۱)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! روزہ دار کے تو وارے ہی نِیارے ہیں کہ اُس کے لئے آسمان کے دروازے کُھلیں، اس کے جِسْم کے اَعضاء، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کریں، آسمانِ دنیا پر رہنے والے ملائکہ غُرُوبِ آفتاب تک اُس کے لئے دعائے مغفرت مانگیں، نَماز پڑھے تو اس کے لئے آسمان میں روشنی ہو اور حُورِعِین یعنی بڑی بڑی آنکھوں والی حُوریں جو اُس کے لئے مُقرَّر ہوئی ہیں، وہ جنّت میں اِس کی آمد کا انتِظار کریں، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ یا سُبْحٰنَ اللہ یا اللہُ اَکْبَر کہے تو ستّر ہزار (70,000) فِرِشتے غُروبِ آفتاب تک اس کا ثواب لکھیں۔ (فیضانِ سنت، ص۹۵۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں تو روزہ داروں پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں ہوں گی ہی، آخرت میں بھی اُن کو عَظِیْمُ الشّان مقام و مرتبہ حاصل ہو گا۔ چنانچہ

سونے کا دستر خوان

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ اِبْنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مَروی ہے، مالِکِ جنّت، ساقیِ کوثر، محبوبِ رَبِّ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُر اثر ہے: "قِیامت والے دن روزہ داروں کیلئے ایک سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) مُنْتَظِر ہوں گے۔"

(کَنْزُالْعُمّال ج۸ ص۲۱۴ حدیث ۲۳۶۴۰)

جنّتی پھل

www.dawateislami.net

اَمیرُالْمُؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: اِمَامُ الصَّابِرِیْن، سُلْطَانُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ”جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جس کی اسے خواہش تھی، تو اللہ تعالٰی اسے جنّتی پھلوں میں سے کِھلائے گا اور جنّتی شراب سے سَیراب کرے گا۔“ (شُعَبُ الْایمان ج۳ ص۴۱۰ حدیث۳۹۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب اعمال کی جزاء ملنے کی باری آئے گی تو روزہ داروں کو بے حد و بے حساب اَجر دیا جائے گا۔ چنانچہ،

بے حِساب اجر

حضرتِ سَیِّدُنا کَعْبُ الاَحْبَار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں: ”بروزِ قِیامت ایک مُنادی اس طرح نِدا کرے گا ”ہر بونے والے (یعنی عمل کرنے والے) کو اس کی کھیتی (یعنی عمل) کے برابر اَجْر دیا جائے گا، سوائے قُرآن والوں (یعنی عالِمِ قُرآن) اور روزہ داروں کے کہ انہیں بے حد و بے حِساب اَجر دیا جائے گا۔“ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۴۱۳ حدیث۳۹۲۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں جیسا بوئیں گے وَیسا کاٹیں گے۔ عُلَمائے کِرام اور روزہ دار بہت ہی نصیب دار ہیں کہ بروزِ قِیامت اُن کو بے حساب ثواب سے نوازا جائے گا۔

جب روزہ دار جنّت میں داخل ہونے لگیں گے تو اُس وقت بھی اُنہیں خُصُوصی اِعزاز سے نوازا جائے گا۔ جیسا کہ،

جنّتی دروازہ

حضرتِ سَیِّدُنا سَھل بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ماہِ نُبوّت، مَہرِ رِسالت، مَنبعِ جُود و سَخاوت، قاسِمِ نِعمت، سراپا رحمت، شافِعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نِشان ہے: ”بے

www.dawateislami.net

شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا جاتا ہے، اُس سے قِیامت کے دن روزہ دار داخِل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخِل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ پس یہ لوگ کھڑے ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔ جب یہ داخِل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پس پھر کوئی اس دروازے سے داخِل نہ ہو گا۔" (صحیح بخاری ج ۱ ص ۶۲۵ حدیث ۱۸۹۶)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! روزہ داروں کا بھی خوب مُقدَّر ہے۔ بروزِ قِیامت ان کا خصُوصی اعزاز ہو گا۔ جانا جنّت ہی میں ہے، دیگر خوش قسمت بھی جُوق در جُوق داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے مگر روزہ دار خُصُوصی طور پر "بَابُ الرَّیّان" سے داخِلِ جنَّت ہوں گے۔

یاد رکھئے! جس طرح روزہ رکھنا بہت بڑی فضیلت اور سَعادَت کی بات ہے، اسی طرح روزہ نہ رکھنا بھی محرومی اور بد بختی کا باعث ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: مَنْ اَدْرَکَ رَمَضَانَ وَلَمْ یَصُمْہُ فَقَدْ شَقِیَ یعنی جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اس کے روزے نہ رکھے، وہ شخص شَقِی (یعنی بد بخت) ہے۔ (معجم الاوسط، ۶۲/۳، حدیث: ۳۸۷۱)

ایک روزہ چھوڑنے کا نقصان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضان شریف کا ایک روزہ جو بِلا کسی عُذرِ شَرعی جان بُوجھ کر ضائع کر دے تو اب عُمر بھر بھی اگر روزے رکھتا رہے، تب بھی اُس چھوڑے ہوئے ایک روزے کی فضیلت کو نہیں پا سکتا۔ چُنانچِہ،

حضرتِ سیِّدُنا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ والا تبار، بِاِذنِ پروردگار، دو جہاں کے مالِک و مختار، شہنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: "جس نے رَمَضان کے ایک دن کا روزہ بِغیر رُخصت و بِغیر مَرض، اِفْطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانہ بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا، اگرچِہ بعد

www.dawateislami.net

میں رکھ بھی لے۔" (صحیح بُخاری ج ۱ ص ۶۳۸ حدیث ۱۹۳۴)

یعنی وہ فضیلت جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں روزہ رکھنے کی تھی اب کسی طرح نہیں پا سکتا۔ لہٰذا ہمیں ہرگز ہرگز غَفلت کا شِکار ہو کر روزۂ رَمَضان جیسی عَظِیْمُ الشّان نِعمت نہیں چھوڑنی چاہیئے۔

نیز اس ماہِ مبارک کے حق کو اچھی طرح ادا کرنا چاہیئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ رَمَضان کے حق میں کوتاہی کے سبب ہم مغفرت سے محروم رہ جائیں۔ یاد رکھئے! جو اس ماہ بھی مغفرت سے محروم رہا، وہ بہت بڑے خسارے میں ہے۔ جیسا کہ،

ناک مٹی میں مل جائے۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے کہ جس کے پاس میرا ذِکر کیا گیا تو اُس نے میرے اوپر دُرُود نہیں پڑھا اور اُس شخص کی ناک مِٹّی میں مل جائے جس پر رَمَضان کا مہینہ داخِل ہوا، پھر اُس کی مغفرت ہونے سے قبل گُزر گیا اور اُس آدمی کی ناک مٹّی میں مِل جائے کہ جس کے پاس اس کے والِدَین نے بُڑھاپے کو پالیا اور اُس کے والِدَین نے اس کو جنّت میں داخِل نہیں کیا۔ (یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہ کر سکا) (مسند احمد ج ۳ ص ۶۱ حدیث ۷۴۵۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیئے کہ اس ماہِ مبارک کی برکتیں اور رحمتیں سمیٹنے نیز ربِّ غَفّار جَلَّ جَلالُہٗ کی بارگاہ سے مغفرت کا انعام حاصل کرنے کے لئے ماہِ رَمَضان میں خوب عبادت کریں اور نیکیوں کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ زندگی بے حد مُختَصَر ہے، لہٰذا ان لمحات کو غنیمت جانیئے اور ماہِ رَمَضان کی مقدّس ساعتوں کو فُضُولیات و خُرافات میں برباد کرنے کے بجائے، تلاوتِ قُرآن، ذِکر و دُرُود اور دیگر نیک کاموں میں گُزارنے کی کوشِش کیجئے۔

www.dawateislami.net

اِعتکاف کی بہاریں لُوٹیئے

آیئے! احترامِ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا دل میں جذبہ بڑھانے، اس کی خوب برکتیں پانے، ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کمانے اور خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے اِعتِکاف کی سَعادت حاصل کر لیجئے۔ اِعتِکاف کی بھی کیا خوب فضیلت ہے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ خوشبودار ہے: **مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ** یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اِعتِکاف کیا، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

سارے مہینے کا اِعتِکاف

ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاجوئی کیلئے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے اور خُصُوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خوب ہی اہتمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار پورے ماہِ مبارک کا اعتِکاف فرمایا۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدْری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: ایک مرتبہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یکُم رَمَضان سے 20 رَمَضان تک اِعتِکاف کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے شبِ قدر کی تلاش کیلئے رَمَضان کے پہلے عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر درمیانی عَشرہ کا اِعتِکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قدر آخِری عَشرہ میں ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتِکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار اِس ادائے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہِ رَمضانُ الْمُبارَک کا اِعتِکاف کرلینا چاہیے۔

یوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادَت ہے اور مُعتَکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کر کے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ''اِعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہِر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں منہمک (مُن۔ہَ۔مِک) کر دیتا ہے اوراُن تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کَنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتَکِف کے تمام اوقات حقِیْقَۃً یا حُکْمًا نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نَماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اِعتِکاف کا مقصودِ اصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتَکِف اُن (فِرِشتوں) سے مُشابہت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں اور اُن کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رَہتے ہیں اوراس سے اُکتاتے نہیں۔'' (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''مُعتَکِف کی مِثال اُس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالٰی کے در پر آپڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو ''یا اللہ رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ جب تک تُو میری مغفرت نہیں فرمادے گا میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔'' (شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۴۲۶ حدیث ۳۹۷۰)

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اُٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِغیر کیے نیکیوں کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِعتِکاف کے بے شُمار فوائد ہیں جن میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ

بھی ہے کہ جتنے دن مسلمان اِعتِکاف میں رہے گا، گناہوں سے بچا رہے گا کیونکہ جو گناہ وہ باہَر رہ کر کرتا، ان سے بھی محفوظ رہے گا۔ لیکن یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہے کہ باہَر رہ کر جو نیکیاں وہ کیا کرتا تھا، اِعتِکاف کی حالت میں اگرچِہ وہ ان کو انجام نہ دے سکے گا مگر پھر بھی وہ اس کے نامۂ اعمال میں بدستور لکھی جاتی رہیں گی اور اسے ان کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ مَثَلًا کوئی اسلامی بھائی مریضوں کی عِیادت کرتا تھا اور اِعتِکاف کی وجہ سے یہ کام نہیں کرسکا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں ہو گا بلکہ اس کو ایسا ہی ثواب ملتا رہے گا جیسے وہ خود اس کو انجام دیتا رہا ہو۔ جیسا کہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابْنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ سُلطانِ ذیشان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَحَفُّظ نشان ہے: **ھُوَیَعْکِفُ الذُّنُوْبَ یُجْزٰی لَہٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ کَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ کُلِّھَا** یعنی اِعتِکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کیلئے تمام نیکیاں لکھی جاتی ہیں جیسے ان کے کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵ حدیث ۱۷۸۱)

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے: "**مُعْتَکِف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔**" (شعب الایمان، ج۳، ص۴۲۵، الحدیث ۳۹۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فیضانِ رمضان کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جو اِعتِکاف کے عَظِیْمُ الشان فضائل سماعت کیے، یہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "**فیضانِ رمضان**" سے لیے گئے ہیں، یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک سے مُتَعَلِّقَہ تمام اہم باتیں مثلاً رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے فضائل، روزے کے فضائل و اَحکام، تَرَاوِیح کے مسائل، سحر و اِفطار سے مُتَعَلِّقَہ احکام، اِعتِکاف کا بیان، صدقۂ فِطر نیز عِیْدُ الْفِطْر کے احکام و مسائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔ چونکہ روزے ہم پر فرض ہیں، لہٰذا اس کے

www.dawateislami.net

مسائل سیکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہیں اور ''فیضانِ رَمَضان'' میں روزے کے عمومی مسائل واحکام درج ہیں، اس لئے تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں بلکہ ہوسکے تو ہدیۃً حاصل کرکے دیگر اسلامی بھائیوں تک پہنچائیں نیز اس عظیم الشان کتاب کو اپنے گھروں میں بھی رکھیں تاکہ ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں بھی ماہِ رمضان سے متعلقہ شرعی مسائل کے بارے میں دُرست آگاہی حاصل کرسکیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اجر وثواب کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی جانب سے دُنیا کے مختلف ممالک کے جُدا جُدا شہروں میں اجتماعی اِعتکاف کی ترکیب کی جاتی ہے، جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی جانب سے باقاعدہ تربیتی جدْوَل پیش کیا جاتا ہے۔ اس اجتماعی اِعتکاف کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ

دعوتِ اسلامی کے معرضِ وجود میں آنے سے دو تین سال پہلے رَمَضانُ الْمُبارک میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر بابُ المدینہ (کراچی) (جہاں آپ امامت بھی فرماتے تھے) میں تنہا اِعتکاف کیا۔ پھر اگلے سال آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی انفرادی کوشش سے مزید دو (2) اسلامی بھائی آپ کے ساتھ اِعتکاف کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ شیخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ملنساری کی عادت اور انفرادی کوششوں کی برکت سے ایک سال ایسا آیا کہ مُعْتَکِفِین کی تعداد 28 تک پہنچ گئی۔ اِس اِجتماعی اِعتکاف کی دُور دُور تک دُھوم مچ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسی سال دعوتِ اسلامی کا سورج طُلوع ہوگیا اور دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد (گلستانِ اوکاڑوی، باب المدینہ کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام پہلا اِجتماعی اِعتکاف کیا گیا، کم

www.dawateislami.net

وبیش ساٹھ (60) اسلامی بھائیوں نے شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مَعِیَّت (ہمراہی) میں اِعتِکاف کرنے کی سَعادَت پائی، بڑھتے بڑھتے (تادمِ تحریر) یہ سلسلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دُنیا کے مختلف ممالک میں پہنچ گیا ہے، یوں دُنیا کی بے شُمار مساجِد میں پورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک اور آخِری عَشرے کے اِعتِکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اِن میں ہزارہا اسلامی بھائی مُعْتَکِف ہوکر دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ علمِ دِین حاصل کرتے اور سُنّتوں کی تَربِیَت پاتے ہیں۔ نیز کئی مُعْتَکِفِین اختتامِ رَمَضانُ الْمُبارَک پر چاند رات ہی سے عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تَربِیَت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بن جاتے ہیں۔ اس اجتماعی اِعتِکاف کی بھی خوب بہاریں ہیں۔ چنانچہ،

اجتماعی اِعتِکاف کی مدنی بہار

مَرْکَزُ الْاَولیاء (لاہور) کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں نے دعوتِ اِسلامی کے تحت رَمَضانُ الْمُبارَک میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتِکاف میں شرکت کی سَعادَت حاصل کی۔ جَدْوَل کے مطابق نمازِ فَجْر کے بعد کنزُ الایمان شریف سے 3 آیات کا ترجمہ وتفسیر کا مدنی حلقہ لگایا گیا، نمازِ اِشراق وچاشت ادا کرتے ہی ہر طرف سے صدا بلند ہونے لگی: ”سو جایئے، مدینے کی یادوں میں کھو جایئے۔“ میں نے مدینہ شریف کا تصوّر کیا اور سنّت کے مطابق لیٹ گیا، جونہی میری آنکھ لگی میں نے خواب میں دیکھا کہ بالکل فیضانِ مدینہ کی طرح مُعْتَکِف اسلامی بھائیوں کے حلقے خانہ کعبہ شریف میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرف نور ہی نور ہے، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک جانب سے تشریف لا رہے ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے پیچھے شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی آرہے ہیں۔ میٹھے میٹھے آقا

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر حلقے میں تشریف لے جاتے اور اسلامی بھائی اپنے آقا کے دِیدار کا شربت پیتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی، پُھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''اِلیاس! تم نے یہ بہت اچھا کام کیا کہ اِن سب کو 30 دن کے لئے یہاں اِکٹھا کیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر نظر ِ رحمت فرمائے۔''

جَلوۂ یار کی آرزو ہے اگر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
میٹھے آقا کریں گے کرم کی نظر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
چوٹ کھا جائے گا اک نہ اک روز دل مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فَضْلِ ربّ سے ہدایت بھی جائے گی مل مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
تم کو راحت کی نعمت اگر چاہیئے مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
بندگی کی بھی لذّت اگر چاہیئے مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
فاقہ مَستی کا حل بھی نکل آئے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
روز گار اِنْ شَآءَ اللہ مل جائے گا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
سیکھنے زندگی کا قرینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
دیکھنا ہے جو میٹھا مدینہ چلو مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
موت فضلِ خدا سے ہو ایمان پر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
مان بھی جاؤ عطار کی اِلْتِجا مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف
ہو گا راضی خُدا، خوش شہِ انبیاء مدنی ماحول میں کرلو تم اِعتِکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ماہِ رَمَضان کتنی شان و عظمت والا مہینہ ہے، اس ماہ کے استقبال کے لئے جنّت کو سجایا جاتا ہے اور اس کے دروازے، اُمّتِ محمدیہ کے روزہ داروں کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس مہینے کی آمد کی خوشخبری سُناتے اور مُبارک باد دیتے۔ قیامت کے دن روزہ اور قرآن بندے کے حق میں شَفَاعت کریں گے۔ جب ماہِ غفران کی آمد ہوتی تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عبادت کے لئے کمربستہ ہو جاتے۔ اس ماہ کی خُصُوصیّات میں سے یہ بھی ہے کہ اسی میں قرآنِ کریم نازل ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُمَّتِ محمدیہ پر اس مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ "روزہ میرے لئے ہے اور اِس کی جَزا میں خود دُوں گا۔" روزہ دار کے اعضاء تسبیح کرتے ہیں، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کا سونا عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ قیامت کے دن روزہ داروں کے لئے سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا حالانکہ لوگ حساب کے منتظر ہوں گے۔ روزہ داروں کا جنّت میں داخلہ بھی خاص دروازے سے ہو گا جس کا نام "رَیّان" ہے اور اس سے صرف روزہ دار ہی جنّت میں داخل ہوں گے۔ رَمَضان میں شبِ قَدْر کو پوشیدہ رکھا گیا ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اس رات کو حاصل کرنے کے لئے اِعتِکاف کیا جاتا ہے۔ جو ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اِعتِکاف کرے، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، مُعتَکِف مسجد میں رہ کر گناہوں سے بچا رہتا ہے لیکن باہر رہ کر جو نیکیاں کرتا تھا ان کا ثواب اسے اِعتِکاف میں بھی ملتا رہے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی رَمَضانُ الْمُبَارَک کی خوب خوب برکتیں حاصل کرنے کے لئے اِعتِکاف کی سَعادت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

دارُالافتاء اہلسنّت کا تعارُف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں کی تربِیَت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت ڈھیروں شُعبہ جات قائم ہیں۔ اِن میں سے ایک اِنتہائی اَہَم شُعبہ "دارُالاِفتاء اہلسنّت" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 102 صَفحات پر مُشتمل کتاب، "عِلم و حکمت کے 125 مدنی پُھول" صَفْحَہ 21 پر شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک فرمان کچھ یوں نقل ہے کہ بہت عرصہ قبل کسی دِینی مدرسے سے وابستہ اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ "ہمارے یہاں جب کوئی کم پڑھا لکھا سائل، مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آتا ہے تو بسا اَوْقات اَندازِ بیان یا طرزِ تحریر پر اُسے خُوب جھاڑ پِلائی جاتی ہے، مثلاً کہا جاتا ہے: کہاں پڑھے ہو! آپ کو اُردو میں سوال لکھنے کا بھی ڈھنگ نہیں معلوم! وغیرہ، اس طرح لوگ بدظن ہو کر چلے جاتے ہیں، اُن کی پروا نہیں کی جاتی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یہ باتیں سُن کر میرے دل پر چوٹ لگی اور میرے مُنہ سے نکلا "اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم 12 دارُالافتاء کھولیں گے۔" شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب 15 شعبان المعظم 1421ھ کو اس وَقْت پورا ہوا جب جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت دارُالافتاء اہلسنّت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان بابُ المدینہ (کراچی) میں **4** دارُالافتاء اہلسنّت قائم ہیں، اس کے علاوہ زَم زَم نگر (حیدرآباد)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنّت، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔

اس کے علاوہ "مجلسِ اِفتاء" کے تحت کام کرنے والے شعبے "دارُالافتاء آن لائن" کے

www.dawateislami.net

اسلامی بھائی اِنْتِہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور اِنْٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے پوچھے جانے والے مَسائل کا ہاتھوں ہاتھ حل بتاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شُعبے سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی روزانہ سینکڑوں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ دارُالافتاء آن لائن سے، اِنْٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net) سے سوالات کے جوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے، ان نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

0300-0220113	0300-0220112
0300-0220115	0300-0220114

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر لمحہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں قُرآنِ پاک کی مُفت تَعلِیم دی جاتی ہے اور قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضِیلت ہے۔ چُنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فَیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ" یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت و اَہمیّت کے پیشِ نظر قرآنِ پاک کی

تَعلیمات کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے لئے عُموماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَساجِد وغیرہ میں ہزارہا مدرسۃُ المدینہ بالِغان کی تَرکیب ہوتی ہے اوراسلامی بہنوں کے لئے مُختلف مَقامات واَوْقات میں ہَزارہامدرسۃُ المدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے،اسلامی بھائی،اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں، اسلامی بہنوں سے پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُسْت اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُختلِف دُعائیں یاد کرتے، نماز کے مسائل سیکھتے اور سُنّتوں کی مُفْت تَعْلِیم حاصِل کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ بھی اپنی دُنیاو آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شِرکت فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂِ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نِسْبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پُھول

1 فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

2 جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3 پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

4 مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔

5 صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

6 جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اَوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سِیدھا نہ کرنا، لہٰذا اِستعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

www.dawateislami.net

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

www.dawateislami.net

نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾5﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴾6﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴾7﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شَفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

[1] ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[3] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[4] ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net

ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

غَرائِبُ الْقُراٰن ص187 پر ایک رِوایَت نَقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء 3 مرتبہ پڑھ لے گا تو اُس نے گویا شَبِ قَدْر کو پالیا۔ لہٰذا ہر رات اِس دُعاء کو پڑھ لینا چاہیئے۔

دُعا یہ ہے: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔**

(یعنی خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

(فیضانِ سُنّت ج اوّل، ص1163، 1164)

www.dawateislami.net